از عدالتِ عظمیٰ

رادھیکا دیوی

بنام

بجرنگی سنگھ و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 18 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908:

آرڈر 6 قاعدہ 17 - شکایت میں ترمیم - فریق حدِ پابندی کے ذریعے حق حاصل کرتا ہے - اگر دعوی میں ترمیم کے ذریعے اسے ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس طرح کی ترمیم کو خارج کر دیا جانا چاہیے۔

لکشمی داس دہیابھائی کبر والا بنام نانا بھائی چنلال کبر والا، [1964] 2 ایس سی آر 567، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2719، سال 1996۔

سی آر نمبر 1657، سال 1992 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 13.8.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس کے سنہا۔

جواب دہندگان کے لیے ایس بی سینل، انیل کے جھا اور مسز الکا جھا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکیلوں کے سنا ہے۔

اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ نے کچھ جائیدادوں کی تقسیم کے لیے ماتحت جج، اورنگ آباد کی عدالت میں دعوای تقسیم نمبر 88/24 قائم کیا ہے۔ جواب دہندگان 16 سے 20 نے 15 جون 1988 کو جواب دعویٰ دائر کیا جس میں انہوں نے استدعا کی کہ رام دیو سنگھ نے 28 جولائی 1978 کو ان کے حق میں ایک ھبہ نامہ پر عمل درآمد کیا اور اس کے تحت آنے والی جائیدادوں کو وراثت میں درج کیا۔ وہ ان زمینوں کے مالک بن گئے اور اپیل کنندہ اسی کا پابند ہے۔ مقدمہ زیر التواء، اپیل کنندہ نے 11 نومبر 1992 کو آرڈر 6 قاعدہ 17، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں یہ اعلان کرنے کی درخواست کی گئی کہ ھبہ نامہ جواب دہندگان نے غیر قانونی اور دھوکہ دہی سے حاصل کیا تھا اور اس لیے یہ غیر موثر تھا اور اپیل کنندہ کو پابند نہیں کرتا ہے۔ اگرچہ ٹرائل کورٹ نے 24 نومبر 1992 کے حکم کے ذریعے درخواست کی اجازت دی، لیکن عدالت عالیہ نے 13 اگست 1993 کے حکم کے ذریعے نظر ثانی نمبر 92/1657 میں درخواست کی اجازت دی اور شکایت میں ترمیم کی ہدایت دینے والے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل، شری ایس کے سنہا نے دلیل دی ہے کہ اپیل کنندہ کو رام دیو سنگھ کے ھبہ نامہ پر عمل درآمد کا کوئی علم نہیں تھا اور شکایت کی ترمیم سے، اپیل کنندہ جواب دہندگان کے حق پر غالب نہیں ہو رہا ہے بلکہ محض اس ھبہ نامہ سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے جو اپیل کنندہ کے حق، ملکیت اور جائیداد میں دلچسپی کے لیے نقصان دہ تھا۔ لہذا، ترمیم یا تو مقدمے کی صورت یا نوعیت اور پہلے سے مانگی گئی راحت، یعنی جائیداد کی تقسیم کو تبدیل نہیں کرتی ہے۔ جواب دہندگان کے فاضل سینئر وکیل شری سنیل نے دعوی کیا کہ اپیل گزاروں نے مذکورہ بالا اعلامیے کی درخواست کرنے کا حق کھو دیا ہے کیونکہ یہ حد سے روک دیا گیا ہے۔ دستاویز کا اندراج ہر اس شخص کے لیے ایک نوٹس ہے جو اس میں کسی بھی حق، تعلق اور دلچسپی کا دعوی کرتا ہے؛ بصورت دیگر، جواب دہندگان نے 15 جون 1988 کو دائر جواب دعویٰ میں خاص طور پر رام دیو سنگھ کی طرف سے ان کے حق میں دیے جانے والے ھبہ کے بارے میں استدعا کی ہے۔ اس کے باوجود، اپیل کنندہ نے نومبر 1992 تک کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا جس وقت تک اطلاع کی تاریخ سے تین سال کی حد کے اندر اعلان کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقدمہ بھی وقت سے روک دیا گیا تھا۔ لہذا، اپیل کنندہ شکایت میں ترمیم کا حقدار نہیں ہے جو جواب دہندگان کے حقوق کو متعصبانہ طور پر متاثر کرے گا۔

ہمیں اپیل کنندہ کے دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شکایت میں ترمیم عام طور پر دی جاتی ہے اور صرف غیر معمولی صورتوں میں جہاں استدعا میں ترمیم کے ذریعے حاصل کردہ حقوق چھین لیے جاتے ہیں، عدالت ترمیم سے انکار کر دے گی۔ لکشمی داس دہیابھائی کبروالا بنام نانابھائی چنلال کبروالا، [(1964) 2 ایس سی آر 567، 582 پر] میں اس عدالت نے اس طرح فیصلہ دیا:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سچ ہے کہ غیر معمولی معاملات کو چھوڑ کر ضابطہ اخلاق کے قاعدہ 17 کے تحت ترمیم کرنے کی اجازت عام طور پر اس وقت خارج کر دی جائے گی جب ترمیم کا اثر کسی فریق سے وہ قانونی حق چھیننا ہوگا جو اسے وقت گزرنے کے ساتھ حاصل ہوا تھا۔ لیکن یہ قاعدہ صرف اس صورت میں لاگو ہو سکتا ہے جب یا تو نئے الزامات شامل کیے جائیں یا ترمیم کے ذریعے نئی راحت طلب کی جائے۔ مثال کے طور پر، جہاں کوئی ایسی ترمیم طلب کی جاتی ہے جو محض کسی موجودہ استدعا کی وضاحت کرتی ہے اور اس میں مادی طور پر اضافہ یا تبدیلی نہیں کرتی ہے، تو یہ کبھی نہیں مانا گیا ہے کہ اصل استدعا میں پہلے سے موجود معاملے کی اس طرح کی وضاحت کی اجازت دینے میں پابندی کا سوال ان سوالات میں سے ایک ہے جس پر غور کیا جانا چاہیے۔ تو حال ایک قلعہ ہے۔ یہاں مدعاعلیہان کوئی الزام شامل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تھے اور نہ ہی کسی نئی راحت کا دعوی کر رہے تھے جس کے لیے انہوں نے پہلے ہی دائر کی گئی استدعا میں درخواست کی تھی۔"

اس معاملے میں اس عدالت نے کراس اعتراضات کو جوابی دعوے کے طور پر مانا کیونکہ جواب دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا رہی تھی تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ یہ اصل میں دائر کی گئی شکایت تھی۔ جس ترمیم کو کرنے کی کوشش کی گئی تھی اسے وضاحتی سمجھا گیا تھا اور اس لیے اس عدالت نے جواب دعویٰ کی ترمیم کو برقرار رکھا تھا اور اسے جواب دعویٰ قرار دیا تھا۔ اس میں تناسب مکمل طور پر ایک ایسی حقیقت کی صورت حال پر لاگو ہوتا ہے جہاں فریق حد بندی کے ذریعے حق حاصل کرتا ہے اور اگر اسے استدعا میں ترمیم کے ذریعے چھیننے کی کوشش کی جاتی ہے تو ایسے حالات میں ترمیم سے انکار کر دیا جائے گا۔ موجودہ معاملے میں ھبہ نامہ پر عمل درآمد کیا گیا اور اسے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

28جولائی 1978 کو اندراج کیا گیا جو کہ سب کے لیے نوٹس ہے۔ جواب دعویٰ داخل کرنے کے بعد بھی 3 سال تک شکایت میں ترمیم کے لیے درخواست دائر کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس طرح مدعا علیہان کے حق میں جمع شدہ حق کو شکایت میں ترمیم کی اجازت دے کر شکست دی جائے گی۔ لہذا، عدالت عالیہ نے شکایت میں ترمیم کی اجازت دینے سے انکار کرنا درست تھا۔

اس کے مطابق اپیل کو خارج کر دیا جاتا ہے لیکن بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document